کبھی کسی وقت میں تھا طفل کہیں،اب رہا نہ وہ وقت، نہ وہ لوگ وہیں۔افسوس کہ تم سے میرا دورِ طفل بھی نہ برداشت ہوا،جب آئے بسترِ مرگ پر، تو پوچھتے ہیں کیا برابر ہمارا حساب کتاب ہوا؟اب اس ابنِ آدم کا دورِ شباب ہے،مگر حالتِ دل خراب ہے۔بظاہر تو عمارتِ جسم بحال ہے،پر خدا جانے دل اور روح کتنی میری خستہ حال ہے۔ہاے رقیب! تجھے اس وقت تکبرِ مال تھا،میرے محسن کا فکر سے برا حال تھا۔آج میں سوچتا کہ وہ آدمی باکمال تھا،مگر تجھے پیسے کا ملال تھ

دورِ شباب

ایک طرف تمہارا دورِ شباب دیکھتا ہوں
یوں لگتا ہے جیسے ساقی تمہارا مے خانے شراب دیکھتا ہوں
یوں تو ہر راہ ہموار پاتا ہوں
لیکن تم سے ملنے کو دشوار پاتا ہوں
یوں تو کبھی کبھار آتا ہوں
"یوں تو کبھی کبھار آتا ہوں، تیرے در پہ ہی سکون پاتا ہوں"
ایک طرف تمہارا دورِ شباب ہے،
دوسری طرف دشمنوں کا پہرا بے حساب ہے
ہے،تم تک پہنچنے کی راہیں ہیں کٹھن بہت
ہر موڑ پر کھڑا اب کوئی رقیبِ خراب ہے۔

Dil ne phir aaj teri yaad ka dar khol diya,
Muddaton band tha jo dard ka sar khol diya.

Aaj tu ne jo mere dar-e-gham ko chhoo liya,
Sadiyon se band har ek zakhm ka dar khol diya.

Sadiyon se jis pe lage the zameer ke taale,
Us ne andar chhupe insaan ka sar khol diya.

Mere haq mein yeh Khuda ka karam bhi kam na tha,
Zehr-aalood zehn ka saara zahar khol diya.

Kabhi kabhi jo khamosh rehta hai andar ka insaan,
Dil ke har raaz ka woh aakhir dar khol diya.

جنہوں نے چھوڑ دیا تھا بچپن کے راستوں میں
وہی اب حق جتانے کو کھڑے ہیں داستانوں میں

نہ ساتھ تھا نہ سایہ تھا، نہ وقت پر کوئی صدا
اب نام اپنے لکھ رہے ہیں یادوں کے نشانوں میں

ہمیں تو یاد بھی نہ تھے جو برسوں تک کہیں گم تھے
وہی اب اپنی بات رکھتے ہیں ہمارے بیاناتوں میں

یہ کیسا وقت آیا ہے کہ سچ بھی تھک سا جاتا ہے
اور جھوٹ چلتا ہے بڑے آرام سے زمانوں میں